فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال : کیا نابالغ بیوہ بھی عدت گزارے گی؟

جواب : عدت وفات شوہر ہر حال میں ضروری ہے، خواہ بیوہ بالغہ ہو یا نابالغہ، فوت شدہ شوہر بالغ تھا یا نابالغ۔

سوال : بیوہ اپنی عدت شوہر کے گھر میں گزارے یا اپنے والدین کے گھر میں؟

جواب : بیوہ عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی۔

سوال : ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں، تو کیا حکم ہے؟

جواب : جس کے پاس ثبوت اور گواہ ہوں، اس کی منکوحہ سمجھی جائے گی، اگر کسی کے پاس کوئی ثبوت یا گواہ نہ ہوں، تو کسی کی بات کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال : اگر کوئی عورت مرتدہ ہو کر دوبارہ مسلمان ہو جائے اور وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے، تو کیا عدت گزارے گی؟

جواب : جی ہاں، ایک حیض عدت گزارے گی۔

سوال : ایک بیوہ دوران عدت زنا سے حاملہ ہو گئی، تو عدت کیا ہو گی؟

جواب : اس کی عدت چار ماہ دس دن ہی ہو گی۔

سوال : ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین سال علیحدہ رہ کر طلاق دی، تو کیا وہ عدت گزارے گی؟

(جواب): اگر نکاح کے بعد ایک بار بھی خلوت ہوئی ہے، تو طلاق کے بعد عدت گزارنا ضروری ہے، خواہ اس سے پہلے کئی سال تک ملاقات نہ بھی ہوئی ہو۔

(سوال): کیا خلع والی عورت کا پہلے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب): خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ فسخ نکاح کا مطلب یہ ہے کہ نکاح فسخ ہونے کے بعد عورت اس حالت میں چلی جاتی ہے کہ گویا اس کا پہلے شوہر سے کبھی نکاح ہوا ہی نہیں، تو جیسے پہلی بار نکاح ہو گیا تھا، تو فسخ نکاح کے بعد بھی دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ خلع کو طلاق بائن کہنا مرجوح ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں خلع لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔''

(سنن أبي داوٗد : 2229، سنن الترمذي : 1185، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن غریب'' قرار دیا ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾(البقرة : 228) ''طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔'' اگر خلعہ لینے والی

طلاق یافتہ ہوتی تو آپ ﷺ کبھی ایک حیض پر اکتفا نہ کرتے۔‘‘

(معالم السنن : 256/3)

۞ علامہ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنْ كَانَ ثَابِتًا؛ فَهُوَ حُجَّةٌ لِّمَنْ قَالَ : الْخُلْعُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ، لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ طَلَاقًا لَّمْ يُعْتَدَّ فِيهِ بِحَيْضَةٍ .

’’یہ حدیث ثابت ہو تو خلع کو فسخ نکاح کہنے والے کی دلیل ہے، کیونکہ اگر یہ طلاق ہوتا، تو عدت ایک حیض نہ ہوتی۔‘‘

(تنقيح التّحقيق : 416/4)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْخُلْعَ لَيْسَ بِطَلَاقٍ .

’’یہ دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔‘‘

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية : 75/2)

۞ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

’’شاید جو اس حدیث کو تسلیم نہیں کرتا، وہ کہے کہ عدت میں تین حیض پورا کرنا واجب ہے، خبر واحد کے ذریعے اس نص کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔۔۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔ اسے طلاق مان لیا جائے، تو یہ نص مخصوص ہے اور اس کی تخصیص جائز ہے۔‘‘

(حاشية السندي على سنن ابن ماجه :634/1)

سوال: غیر مدخولہ کا نکاح فسخ ہوا، کیا دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال: نکاح باطل اور فاسد میں کیا فرق ہے؟

جواب: کوئی فرق نہیں۔

سوال: عورت کو تین طلاق ہو چکی ہیں، کیا وہ نکاح باطل کے بعد دوبارہ پہلے شوہر کے لیے حلال ہوسکتی ہے؟

جواب: تیسری طلاق کے بعد عورت شوہر کے عقد سے نکل جاتی ہے اور اس کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، وہ رجوع کر سکتا ہے، نہ نکاح جدید، البتہ اگر عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح صحیح کرے، تو طلاق یا وفات شوہر کی صورت میں عدت کے بعد پہلے خاوند کے لیے حلال ہوسکتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ نکاح صحیح سے ہوسکتا ہے، اب چونکہ نکاح حلالہ باطل ہے، اس سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ٢٣٠)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو

جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔"

اس آیت میں "نکاح" سے مراد نکاح صحیح ہے، نہ کہ نکاح باطل، کیونکہ نکاح باطل سے عورت سے مجامعت جائز نہیں ہوتی، یہ زنا ہے۔

سوال: کیا خلع والی عورت سے بغیر عدت کے نکاح درست ہے؟

جواب: خلع فسخ نکاح ہے، اس کی عدت ایک حیض ہے، اس عدت سے پہلے نکاح جائز نہیں، البتہ اگر سابقہ شوہر سے ہی نکاح ہو، تو عدت کے اندر کیا جا سکتا ہے، کیونکہ عدت کا مقصد استبرائے رحم ہے کہ کہیں عورت پہلے شوہر سے حاملہ نہ ہو، اب چونکہ نکاح پہلے شوہر سے ہی ہو رہا ہے، تو اگر حاملہ ہوئی بھی، تو اسی شوہر سے ہوں گی۔ لہٰذا عدت نہیں۔

سوال: جس نے عدت میں نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح نہیں ہوتا۔ ایسا نکاح باطل ہے۔

سوال: جس سے عدت میں نکاح کر کے خلوت اختیار کر لی، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح باطل ہے، اس کے بعد خلوت ناجائز ہے۔

سوال: عورت میکے میں تھی کہ شوہر فوت ہو گیا، تو وہ عدت کہاں گزارے گی؟

جواب: میکے میں ہی عدت گزارے گی۔

سوال: جس عورت کو بیماری کی وجہ سے حیض نہیں آتا، اس کی عدت طلاق کیا ہے؟

جواب: جس کو بیماری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو، اس کی طلاق کی عدت تین ماہ ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ

يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہوچکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔''

سوال: بیوی کو شوہر کی موت کی خبر ملی، تو اس نے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر لیا، پھر کچھ سال بعد پہلا شوہر واپس آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرے نکاح کے بعد پہلا شوہر واپس آ گیا اور دوسرے شوہر نے خلوت اختیار نہیں کی، تو بیوی پہلے کے پاس جائے گی۔ اگر دوسرے شوہر نے تعلق قائم کر لیا، تو پہلا شوہر بغیر طلاق لیے اسے اپنے پاس لاسکتا ہے، لیکن تعلق قائم کرنے کے لیے ایک حیض تک انتظار کرے گا۔ اگر پہلا خاوند واپس نہ لانا چاہے، تو دوسرے خاوند سے حق مہر وصول کر لے۔

سوال: جس بیوہ کو شوہر کے گھر میں آبروریزی کا خوف ہو، کیا وہ والدین کے گھر آ کر عدت گزار سکتی ہے؟

جواب: اگر آبرو کا خوف ہے، تو بیوہ والدین کے گھر آ کر عدت گزار سکتی ہے۔

❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں غیر موجودگی میں بتّہ طلاق دے دی اور اپنے وکیل کے ہمراہ کچھ جَو بھیجے، تو وہ (یہ تھوڑے سے جَو دیکھ کر) اس سے ناراض ہوئیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ذمہ آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور سارا معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کے ذمہ آپ کا کوئی نفقہ نہیں۔ اسے ام شریک کے گھر

عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: وہ (ام شریک) ایسی خاتون ہیں کہ اس کے پاس میرے صحابہ بکثرت آتے جاتے ہیں، لہٰذا آپ ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزار لیں، کیوں کہ وہ نابینا آدمی ہیں اگر آپ کسی وقت (فوری) کپڑے اتار بھی دیں، تو کوئی حرج نہیں اور جب عدت پوری کرلو، تو مجھے اطلاع دینا۔ وہ بیان کرتی ہیں: جب عدت مکمل ہوگئی، تو میں نے آپ کو اطلاع دی کہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوجہم تو مارتا بہت ہے اور معاویہ فقیر آدمی ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں، لہٰذا آپ اسامہ بن زید سے نکاح کرلیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے وہ پسند نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اسامہ بن زید سے شادی کرلیں۔ میں نے ان سے نکاح کرلیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و برکت کی کہ میں ان پر رشک کرنے لگی۔''

(صحیح مسلم: 1480، المنتقی لابن الجارود: 760)

سوال: ایک حاملہ حمل کے نویں ماہ میں داخل ہے کہ اس کا خاوند فوت ہوگیا، تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

جواب: حاملہ کو طلاق ہو یا اس کا خاوند فوت ہو جائے، ہر صورت اس کی عدت وضع حمل ہے، خواہ اگلے ہی لمحے بچہ پیدا ہو جائے۔

❁ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''وہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس آدمی کا تذکرہ کرنے لگے جو فوت ہو جائے اور کچھ دن بعد اس کی بیوی بچہ

جن دے (تو وہ عورت کون سی عدت گزارے) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اس کی عدت وہ ہوگی، جو دونوں (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) میں سے بعد میں پوری ہوگی، ابوسلمہ رحمہ اللہ کہنے لگے: جب بچہ پیدا ہو جائے گا، تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں دونوں کے مابین تکرار ہوگئی، تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ رحمہ اللہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت مالک اسلمیہ کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے چند دن بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا، تو بنو عبدالدار کے ایک آدمی، جس کی کنیت ابوالسنابل بن بعکک تھی، نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا اور انہیں بتایا کہ وہ حلال ہو چکی ہیں، سبیعہ نے کسی اور سے شادی کرنا چاہی، تو ابوسنابل کہنے لگا: آپ حلال نہیں ہوئیں، سبیعہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، تو آپ نے انہیں شادی کرنے کا حکم دیا۔''

(صحيح البخاري : 4909 ، صحيح مسلم : 1485)

سوال: کیا تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے؟

جواب: ہر طلاق میں عدت لازم ہے، خواہ تحریری ہو یا زبانی۔

سوال: جو ولی بیوہ بیٹی کو عدت میں نکاح کرنے پر مجبور کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اگر ولی بیٹی کو عدت میں نکاح کرنے پر مجبور کرے، تو وہ سخت گناہ گار ہے، کیونکہ وہ حکم الٰہی کی نافرمانی کر رہا ہے، بیٹی کو چاہیے کہ اس معاملہ میں اپنے والد کی بات نہ مانے، کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

(سوال): شوہر اپنی مدخولہ بیوی سے دو سال جدا رہا، پھر طلاق دے دی، کیا اب عورت عدت گزارے گی؟

(جواب): بہرصورت مدخولہ تین حیض عدت گزارے گی۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔''

(سوال): جس عورت کی شرمگاہ جماع کے قابل نہ ہو، کیا طلاق کے بعد اس پر بھی عدت لازم ہے؟

(جواب): اگر ایسی عورت سے خلوت اختیار کی گئی ہو، خواہ جماع نہ کیا گیا، تو طلاق کے بعد اس پر تین حیض عدت ضروری ہے۔

(سوال): ایک کافرہ عورت کا خاوند مر گیا، پھر وہ مسلمان ہو گئی، کیا وہ عدت وفات شوہر گزارے گی یا نہیں؟

(جواب): عدت مسلمان خواتین کے لیے ہے، چونکہ جب اس کا خاوند فوت ہوا تھا، وہ حالت کفر میں تھی، تو مسلمان ہونے کے بعد اس پر عدت وفات شوہر نہیں ہے، البتہ استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت گزارے گی۔

(سوال): کیا عدت والی عورت کسی رشتہ دار کی فوتگی یا شادی میں شرکت کے لیے جا سکتی ہے؟

(جواب): بیوہ دوران عدت اپنے گھر سے باہر نہیں جا سکتی، البتہ اگر فوتگی یا شادی اسی گھر میں ہے، تو اس میں شریک ہو سکتی ہے، مگر شادی میں زیب و زینت نہیں کر سکتی۔

(سوال): کیا غیر مدخولہ پر عدت ہے؟

(جواب): غیر مدخولہ کو طلاق ہو جائے، تو کوئی عدت نہیں، البتہ اگر شوہر فوت ہو جائے، تو چار ماہ دس دن عدت ہے۔

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُولِ بِهَا لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَذْهَبُ فَتَتَزَوَّجُ فِي فَوْرِهَا مَنْ شَاءَتْ، وَلَا يُسْتَثْنٰى مِنْ هٰذَا إِلَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا بِالْإِجْمَاعِ أَيْضًا.

''علمائے کرام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ غیر مدخولہ کی طلاق کی کوئی عدت نہیں، وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ ہاں وہ عورت اس حکم سے خارج ہے، جس کا خاوند فوت ہو جائے، کیوں کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ خواہ وہ غیر مدخولہ ہی کیوں نہ ہو، چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔''

(تفسير ابن كثير : ١٩٤/٥)

(سوال): بیوہ کی صحت خراب ہو، تو کیا وہ دوران عدت نقل مکانی کر سکتی ہے؟

(جواب): عذر کی صورت میں بیوہ دوران عدت نقل مکانی کر سکتی ہے۔

سوال: ایک شادی شدہ عورت زنا سے حاملہ ہوئی، تو اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی، کیا وہ وضع حمل سے پہلے زانی سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: حاملہ مطلقہ ہو یا بیوہ، اس کی عدت وضع حمل ہے، یہ حمل شوہر کا ہی سمجھا جائے گا، کیونکہ بوقت حمل وہ اسی کے عقد میں تھی، لہٰذا وضع حمل تک حاملہ زانیہ کا زانی سے نکاح نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ ابھی عدت میں ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ

سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔"

(صحيح البخاري : 2053، صحيح مسلم : 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: کیا غیر مدخولہ کو ایک طلاق دینے کے بعد اس سے رجوع کیا جا سکتا ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کی ایک ہی طلاق ہے، اس سے رجوع نہیں، طلاق کے بعد غیر مدخولہ عقد سے خارج ہو جاتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کی موجودگی میں سالی سے نکاح کیا، پھر خلوت سے پہلے جدائی کر دی گئی، تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: بیوی کی موجودگی میں سالی سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح باطل ہے، البتہ باطل نکاح میں اگر خلوت اختیار کر لی جائے، تو عدت لازم ہو جاتی ہے، مذکورہ صورت حال میں چونکہ خلوت اختیار نہیں کی گئی، لہٰذا عدت نہیں۔

سوال: اگر عورت کو عدت کے دوران زنا کا اندیشہ ہو، تو کیا وہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: بہر صورت عدت کے دوران نکاح حرام ہے، یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا، دوسرے روز اس کا خاوند فوت ہو گیا، تو اس پر کیا عدت ہے؟

جواب: یہ عورت حاملہ متصور نہ ہوگی، کیونکہ خاوند فوت ہونے سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہو چکا تھا، لہٰذا اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة: ٢٣٤)

''تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کر لیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔''

(سوال): میاں بیوی کے مابین ناراضی تھی، بیوی پچھلے ایک سال سے میکے میں تھی کہ شوہر فوت ہو گیا، کیا اس پر عدت ہے؟

(جواب): چونکہ یہ جدائی طلاق سے نہیں ہوئی، لہٰذا وہ منکوحہ تھیں، اگر چہ ایک سال شوہر سے جدا رہی، مگر بیوی ہونے کے ناطے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اور وارث بھی بنے گی۔

(سوال): ایک عورت شوہر سے لڑ کر والدین کے گھر چلی گئی، پانچ سال کے بعد شوہر نے طلاق دے دی، کیا عورت پر عدت ہے؟

(جواب): اگر چہ عورت پانچ سال شوہر سے جدا رہی، مگر طلاق کی صورت میں اس پر تین حیض عدت ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾(البقرة: ٢٢٨)

''طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔''

سوال: نفاس میں دی گئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو نفاس میں طلاق دے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، البتہ عورت ایامِ نفاس عدت میں شمار نہیں کرے گی، بلکہ ان ایام کے بعد تین حیض عدت شمار کرے گی۔

❀ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ نُفَسَاءُ؛ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا .

''نفاس میں طلاق دے، تو عورت ایامِ نفاس کو عدت شمار نہیں کرے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 159/5، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص نامرد ہے، وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے، کیا عورت پر طلاق کے بعد دوسرا نکاح کرنے کے لیے عدت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خلوت ہو چکی ہے، خواہ صحبت نہ بھی ہوئی ہو، تو طلاق کی صورت میں عورت پر تین حیض عدت لازم ہے۔

سوال: کیا بیوہ زیب و زینت کر سکتی ہے اور کیا وہ گھر سے باہر جا سکتی ہے؟

جواب: بیوہ کے لیے چار ماہ دس دن سوگ کے ہیں، وہ سادہ لباس پہنے گی، زیور اور زرق برق لباس زیب تن نہیں کرے گی، سرمہ نہیں لگائی گی، نہ زیب و زینت اور میک اپ وغیرہ کرے گی، نیز مجبوری کے علاوہ بیوہ کا گھر سے نکلنا جائز نہیں، یہ اللہ کا حکم ہے، خلاف ورزی کی صورت میں عورت گناہ گار ہوگی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة: ٢٣٤)

''تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کر لیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔''

❁ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ان کا کوئی (نسبی) رشتہ دار یا کوئی قرابت دار فوت ہو گیا، تو انہوں نے (تین دن بعد) زرد رنگ منگوا کر اپنے رخساروں پر لگایا اور فرمانے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔''

(صحيح البخاري: 5334، صحيح مسلم: 1486، المنتقى لابن الجارود: 765)

❁ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَّلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ

عَصْبٍ، وَّلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ أَدْنٰى طُهْرَتِهَا .

''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی، نہ سرمہ لگائے گی، نہ رنگدار لباس پہنے گی، البتہ رنگے ہوئے سوت کا کپڑا (جو بنائی سے پہلے ہی رنگین ہو) پہن سکتی ہے، نہ خوشبو لگائے گی، مگر جب حیض سے پاک ہو (تو تھوڑی سی خوشبو لگا لے)۔''

(صحيح البخاري : 5342، صحيح مسلم : 938، المنتقى لابن الجارود : 766)

❁ اُم المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ .

''جس کا خاوند فوت ہو جائے، وہ زرد یا گیرو رنگ کیے ہوئے کپڑے نہ پہنے، نہ زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔''

(مسند الإمام أحمد : 302/6، سنن أبي داوٗد : 2304، سنن النّسائي : 3565، وسنده حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (٧٦٧) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (٤٣٠٦) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا، (عدت میں) اس کی آنکھیں درد کرنے لگیں تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتے ہوئے سرمہ ڈالنے

کا ذکر کیا، نیز کہنے لگے: ہمیں اس کی آنکھوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت (دور جاہلیت میں) سال بھر اپنے گھر میں
گندے کپڑوں میں رہا کرتی تھی، یا یوں فرمایا: گندے کپڑوں میں اور گندے
گھر میں رہا کرتی تھی، جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ مینگنی پھینکتی (تب عدت پوری
ہوتی) اور اب چار ماہ دس دن بھی نہیں گزار سکتی۔''

(صحيح البخاري: 5338، صحيح مسلم: 1488، المنتقى لابن الجارود: 768)

سوال: غیر مدخولہ، جس سے نہ مقاربت اختیار کی گئی اور نہ خلوت کی گئی، کی شادی کو پانچ سال گزر گئے، اس کے بعد شوہر نے طلاق دے دی، تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: صورت مذکورہ میں عورت سے خلوت اختیار نہیں کی گئی، لہٰذا اس کی ایک ہی طلاق ہے اور اس پر عدت نہیں، یہ طلاق کے بعد اگلے ہی لمحے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: جو عورت طلاق کی عدت میں زنا سے حاملہ ہوئی، اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب: مطلقہ کی عدت تین حیض ہے، اب چونکہ وہ حاملہ ہو چکی ہے، اگرچہ زنا سے ہی ہوئی ہے، لہٰذا اب اس کی عدت وضع حمل ہے۔

سوال: عدت کا شمار قمری مہینہ سے ہوگا یا شمسی مہینہ سے؟

جواب: عدت کا شمار قمری مہینہ کے اعتبار سے ہوگا، کیونکہ اسلام میں تمام تواریخ کا اعتبار چاند سے کیا جاتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾

(البقرة: ۱۸۹)

''(اے نبی!) لوگ آپ سے چاند کی بابت پوچھتے ہیں (کہ اس کے گھٹنے بڑھنے میں کیا فائدہ اور حکمت ہے؟) کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے لیے اوقات معلوم کرنے کے لیے ہے، خصوصاً حج کے اوقات۔''

سوال: اگر عدت کے اندر جان بوجھ کر نکاح کیا جائے، تو کیا ولی، نکاح خواں اور گواہوں کے نکاح ٹوٹ جائیں گے اور کیا انہیں تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی؟

جواب: عدت کے اندر نکاح کرنا حرام اور ناجائز ہے اور اس میں تعاون کرنے والے مثلاً ولی، نکاح پڑھانے والا، نکاح پر گواہ بننے والے اور جانتے بوجھتے اس نکاح میں شریک ہونے والے، سب گناہ گار ہیں۔ البتہ اس سے ان کے نکاح میں کچھ اثر نہیں پڑے گا، نہ انہیں تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة: 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

سوال: جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال سے ہے، اگر اس کا خاوند اسے طلاق دے دے، تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا، لہٰذا زانیہ ہونے کے باوجود وہ منکوحہ ہے، اگر اس کا خاوند اسے طلاق دے دے، تو اس پر تین حیض عدت طلاق لازم ہے۔

سوال: کیا بیوہ حاملہ وضع حمل سے پہلے نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اس سے پہلے وہ نکاح نہیں کرسکتی، اگر نکاح کرے گی، تو نکاح نہیں ہوگا، یہ نکاح باطل ہے۔

(سوال): ایک شخص نے بیوہ عورت سے دوران عدت اس لیے نکاح کیا کہ وہ اس کا خیال رکھ سکے، کیا یہ نکاح جائز ہے؟

(جواب): بیوہ سے دوران عدت کسی صورت نکاح جائز نہیں، یہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، خواہ اس کے پیچھے نیت اچھی ہی ہو۔

(سوال): اگر شوہر اقرار کرے کہ اس نے چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی، تو عدت کیا ہوگی؟

(جواب): جب شوہر اقرار کر رہا ہے کہ اس نے چھ ماہ قبل طلاق دی تھی، تو اب عورت کی عدت چھ ماہ پہلے سے شمار ہوگی۔

(سوال): میاں بیوی کرایہ کے مکان پر رہتے تھے کہ شوہر فوت ہو گیا، اب عورت عدت کہاں گزارے گی؟

(جواب): اگر بیوہ مکان کا کرایہ دے سکتی ہے، تو وہ اسی مکان میں عدت گزارے گی اور بلاوجہ کسی دوسرے مکان میں منتقل نہ ہوگی، البتہ اگر مکان کا کرایہ نہیں دے سکتی، تو مجبوری کی صورت میں اپنے والدین کے گھر منتقل ہو سکتی ہے۔

(سوال): ایک عورت کو اس کے شوہر نے عرصہ چودہ سال سے طلاق دے رکھی ہے، کیا وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے؟

(جواب): وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، بلکہ اسے ضرور کرنا چاہیے، اسی میں اس کی عزت وآبرو کی حفاظت ہے۔

(سوال): بیوہ کی وفات کے کتنے عرصہ بعد شوہر دوسرا نکاح کرسکتا ہے؟

(جواب): عدت کا تعلق عورتوں سے ہے، مردوں پر کوئی عدت نہیں، وہ بیوی کی وفات کے اگلے ہی لمحے دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔

(سوال): دودھ پلانے والی عورت کو طلاق ہو جائے، تو اس کی عدت کتنی ہے؟

(جواب): مطلقہ دودھ پلانے والی کی عدت تین حیض ہی ہے۔

(سوال): کیا بیوہ عورت دوران عدت شادی بیاہ میں جا سکتی ہے؟

(جواب): بیوہ دوران عدت شادی میں شرکت کے لیے گھر سے باہر نہیں جا سکتی، شادی گھر میں ہے، تو اس میں شرکت کر سکتی ہے، مگر زیب و زینت اور بناؤ سنگار نہیں کرے گی۔

(سوال): حاملہ مطلقہ اگر دوائی سے حمل گرا دے، تو اس کی عدت کیا ہو گی؟

(جواب): اگر بچے کے اعضا ظاہر ہو چکے ہیں، تو اسے گرانے کی صورت میں اس کی عدت پوری ہو چکی ہے، مگر ایسے عمل پر وہ سخت گناہ گار ہوئی ہے، اسے قیامت کے روز اس بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

(سوال): مجذوم کی بیوی، جو کافی عرصہ شوہر سے جدا رہی، اسے طلاق ہو جائے، تو اس کی عدت کیا ہے؟

(جواب): اگر اس سے نکاح کے بعد ایک بار بھی خلوت اختیار کی گئی ہے، تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(سوال): کافرہ عورت مسلمان ہوئی، مگر شوہر مسلمان نہیں ہوا، کیا اس پر عدت ہے؟

(جواب): اس پر استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت ہے۔

(سوال): جس نومسلمہ کا کافر شوہر مر جائے، کیا اس پر عدت ہے؟

(جواب): نومسلمہ کا کافر شوہر مر جائے، تو اس پر کوئی عدت نہیں، کیونکہ جب وہ مسلمان ہوئی تھی، تو اس کا نکاح فسخ ہو چکا تھا۔ اب اس پر وفات شوہر کی عدت نہیں۔